

دروودِ ابراہیمی میں صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی نام کیوں آتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ درودِ ابراہیمی میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیاء کرام میں سے فقط حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا مبارک ذکر آتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ براہِ کرم رہنمائی فرمائیں۔

جواب

دروودِ ابراہیمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تعلیم فرمایا ہے (صحیح بخاری 3370)۔ اب اس میں دیگر انبیاء میں سے فقط حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے؟ تو علماء نے اس کی مختلف وجوہات بیان فرمائی ہیں، چند درج ذیل ہیں:

* حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتِ محمدی پر کثیر احسانات ہیں، مثلاً: معراج کی شب ہم پر سلام بھیجا، کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد ہم میں سے حج کرنے والوں کے لئے سلامتی کی دعا کی، نیز اس امت کا نام "مُسْلِمٌ" یعنی اللہ کے حضور گردن جھکانے والی رکھا وغیرہ۔ پس ان احسانات کے بدلے کے طور پر ہمیں قیامت تک نماز میں بھی آپ اور آپ کی آل پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا۔

* درودِ ابراہیم سے مطلوب ایسی دعا ہے، جس سے اللہ پاک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلیل بنائے، جیسا کہ اُس نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا اور اللہ پاک نے اپنے بندوں کی دعا قبول فرمائی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا خلیل بنایا۔

* اس کے علاوہ دیگر وجوہات بھی ہیں، مثلاً: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد ہیں، راجح قول کے مطابق آپ بقیہ انبیاء سے افضل ہیں، دینی احکام میں ہماری ان سے موافقت ہے، نیز آپ نے خود بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ بعد میں آنے والوں میں میرا ذکر باقی رہے۔ پس ان وجوہات کی بنیاد پر آپ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے: ”لم خص التشبیہ بابراہیم دون غیرہ من الرسل الکرام علیہ الصلوٰۃ والسلام؟ فاجاب بثلاثة اجوبة: الاول: انه سلم علينا ليلة المعراج، حيث قال: ابلغ امتك مني السلام والثاني: انه سمانا المسلمين كما اخبرنا عنه تعالى بقوله: ﴿هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ﴾ ای بقوله: ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ﴾ والعرب من ذريته وذرية اسماعيل عليهما السلام، فقصدنا اظهار فضلہ مجازاة على هذين الفعلين منه والثالث: ان المطلوب صلاة يتخذها الله تعالى بهانبينا صلى الله عليه وسلم خليلا كما اتخذ ابراهيم عليه السلام خليلا وقد استجاب الله دعاء عباده، فاتخذہ

اللہ تعالیٰ خلیلا ایضاً، ففي حديث الصحيحين "ولكن صاحبكم خليل الرحمن" واجيب باجوبة اخر: منها ان ذلك لا بوته والتشبيه في الفضائل بالأباء مرغوب فيه ولرفعة شأنه في الرسل وكونه افضل بقیة الانبياء على الراجح ولموافقنا اياه في معالم الملة المشار اليه بقوله تعالى: ﴿مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ﴾ * ولدوام ذكره الجميل المشار اليه بقوله تعالى: ﴿وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ﴾ * وللامر بالاقتداء به في قوله تعالى: ﴿أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾ *

ترجمہ: درود ابراہیم میں تشبیہ کو دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ فقط حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہی خاص کیوں کیا گیا؟ تو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کے تین جوابات دئیے ہیں۔ پہلا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معراج کی رات ہم پر سلام بھیجا، اس حیثیت سے کہ انہوں نے کہا: اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے ہمارا نام مسلمان رکھا، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی وجہ سے کہ اے رب ہمارے! اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمان بردار۔ اور عرب حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ پس ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت کے اظہار کا قصد کیا، ان کے ان دونوں افعال کی جزا کے طور پر۔ اور تیسرا یہ کہ اس درود سے وہ درود مطلوب ہے، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلیل بنائے، جیسا کہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں ہے: اور لیکن تمہارے صاحب (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔ اور اس کے کئی اور جوابات بھی دئیے گئے ہیں: اور وہ یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر باپ ہونے (اور فضائل میں آباؤ اجداد کے ساتھ تشبیہ پسندیدہ ہے)، رسولوں میں آپ کی شان بہت بلند ہونے، راجح قول کے مطابق آپ کے بقیہ انبیاء سے افضل ہونے اور دینی احکام میں ہماری ان سے موافقت کی وجہ سے ہے (جس کی طرف اللہ پاک کے اس قول کے ذریعہ اشارہ کیا گیا ہے: تمہارے باپ ابراہیم کا دین)۔ یونہی آپ کی خصوصیت آپ کا ذکر خیر ہمیشہ رکھنے (جس کی طرف اللہ پاک کے اس فرمان کے ذریعہ اشارہ کیا گیا ہے: اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں) اور آپ کے دین کی پیروی کا حکم ہونے کی وجہ سے ہے (جیسا کہ اللہ پاک کے اس فرمان میں ہے: کہ دین

ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا)۔ (فتاویٰ شامی، ج 1، ص 514، مطبوعہ، دار الفکر، بیروت)
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Pin-7384

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاخریٰ 1445ھ / 11 جنوری 2024ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net